احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۹ا
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | نمبر ۲۳۳ | سوموار ۳۰/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۸ اخاء ۱۳۷۲ ہش ' ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء

کبھی خدا کا شکوہ نہ کرو

(صاحب ایمان) اور نیک مرد وہی ہیں جو بیماری غریبی میں نافرمان نہیں ہوتے۔ مقدمات میں سچائی کو ہاتھ سے نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں متقی کرے جس قدر مجلس میں بیٹھے ہیں خدا ان سے راضی ہو اور ناراض نہ ہو۔ تم بھی خدا تعالیٰ سے راضی ہو اور وہ دستگیری کرے۔ کبھی اس کا شکوہ نہ کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اب ہم خدا کے فضل سے ممکنات سے ناممکنات کی دنیا میں جا چکے ہیں

جرمنی کی جماعت کی طرف سے ۲۰۰۰ء تک ایک لاکھ یورپی باشندوں کی بیعت کے ٹارگٹ پر حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ فرمودہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ جو حسبِ معمول مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۸۔ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبتل الی اللہ کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ تبتل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میسر نہیں آسکتی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جماعت جرمنی نے ۲۰۰۰ء تک ایک لاکھ یورپی باشندوں کی بیعت کا ٹارگٹ دیا ہے۔ یہ بظاہر ناممکن بات دکھائی دیتی ہے لیکن اب ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ممکنات سے ناممکنات کی دنیا میں جا چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے کے ذریعے بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں میں نے بعض اجتماعات کا ذکر کیا تھا اور منتظمین کی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگر ان کا نام بھی سنا دیا جائے تو دنیا کو یہ پتہ چلے کہ ہم بھی ایک دینی عمل میں مصروف ہیں اس سے ہمارے لئے بھی دعا کا سامان ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب میں خطبے سے واپس پہنچا تو بعض پیغامات جو لیٹ آئے تھے رکھے ہوئے تھے اس لئے اب میں پہلے وہ پیغامات سناؤں گا جو پچھلے خطبہ کے لئے آئے تھے۔

ضلع جہلم کی جماعتوں کو نصیحت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم کا سالانہ اجتماع ۳۰/ ستمبر سے یکم اکتوبر تک ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اس جماعت میں بڑی کام کی صلاحیتیں ہیں مگر اس میں محبت کا وہ تعلق نہیں ہے جو ہونا چاہئے اس لئے ان کی ساری صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہیں۔ ان کو بہت سمجھایا گیا ہے۔ بہت تلقین کی گئی ہے مگر ان کا کہنا یہی ہے کہ

پنچوں کا کہا سر آنکھوں پر لیکن پرنالہ وہیں رہے گا

حضور نے فرمایا اس پرنالے سے عذاب کا پانی بھی آسکتا ہے اور رحمت کا پانی بھی۔ اگر پرنالہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹانا تو کم از کم پانی تو رحمت کا لاؤ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پتہ نہیں وہ کونسی زبان ہوگی کہ یہ لوگ سمجھیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ میں درست ہوں۔ شکایات کا ایک لامتناہی سلسلہ دونوں طرف سے جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں جہلم کو بھی اور دیگر جماعتوں کو بھی یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اجتماعیت تو جامعیت اور اکٹھے ہونے کی مثال ہے۔ اور اگر اس اکٹھے ہونے میں دل نہ ملے ہوں تو یہ اجتماع اکٹھا کرنے کی بجائے تفریق کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور برکات حاصل ہونے کی بجائے ایسے اجتماعات سے تفریق کے منصوبے ہاتھ آتے ہیں۔ سو قسم کے نقصانات اس سے ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات کی شان کے منافی ہے کہ یہاں تفریق کی باتیں ہوں۔ یہ چھوٹی چھوٹی گھٹیا اور کمینی باتیں ایسے روحانی اجتماعات کو زیب ہی نہیں دیتیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ اگر آپ لوگ ان باتوں سے باز نہ آئے تو اللہ کا وہ نظام چلے گا جو سزا کا نظام ہے اور اللہ غالب ہے کہ اپنا نظام چلا سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہلم اور محمود آباد کی جماعتیں اللہ کی رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پچھلے خطبہ کے ضمن میں فرمایا آسٹریلیا میں ۲ سے ۴۔ اکتوبر تک تربیتی کلاس ہوئی۔

آج جو پیغامات ملے ہیں وہ یہ ہیں۔ آج انصار' خدام اور اطفال چنتہ کنتہ آندھرا پردیش بھارت کا اجتماع ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مخلص جماعت ہے جلد جلد ترقی کر رہی ہے۔ امید ہے کہ یہ اجتماعات ان کی مزید ترقی کا باعث ہونگے۔

نارتھ کیپ پر بیت الذکر

ناروے کی جماعت کا جلسہ سالانہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو ہو رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ناروے کی جماعت کو تحریک کی تھی کہ وہ نارتھ کیپ پر بیت الذکر بنائیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی تحریک کی تھی کہ جماعت کو چندوں کی اپیل کرنے سے پہلے یہاں جگہ حاصل کریں

مسلسل صفحہ ۲ پر

یوم تحریک جدید۔ ۲۲/ اکتوبر ۱۹۹۳ء

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کہ ا۔

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"

(ا) اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ ۲۲/ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(۲) اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

(۳) خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے (۴) اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

(۵) اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

(ا) احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔۔۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

(۲) مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی ---(ا) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں (ب) نوجوان اور پنشنرز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ (ج) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

(۳) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

(۴) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔ (۵) عورتوں کے حقوق حفاظت کریں۔ (۶) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ (۷) قومی دیانت کا قیام کریں (۸) مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

اور یہاں پر جماعت قائم کریں۔ اب ناروے کی جماعت نے یہ خوشخبری بھیجی ہے کہ وہاں کے کمیون نے باقاعدہ فیصلہ کرکے یہاں ایک پہاڑی کے اوپر ایک ایکڑ کی زمین بیت الذکر کی تعمیر کے لئے بطور تحفہ (یعنی بغیر رقم لئے) دے دی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب میری دوسری شرط باقی رہ گئی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے ناروے کی جماعت کا ایک وفد وہاں گیا ہے۔ تاکہ دعوت الی اللہ کے ذریعے وہاں جماعت قائم کرے۔ ایسا ہو جانے کے بعد اس جگہ بیت الذکر کے قیام کی تحریک کی جائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے ساتھ جو قافلہ گیا تھا اس نے ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کردیا تھا۔ چنانچہ ایک ہزار پاؤنڈ میں نے (حضور ایدہ اللہ نے) اپنی طرف سے وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ خطبہ کے نتیجے میں از خود بھی بعض لوگوں نے وعدہ لکھوا دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ناروے کی جماعت اللہ کے فضل سے مستعد ہو رہی ہے۔

جرمنی کی جماعت کا ۲۰۰۰ء کے لئے وعدہ

دیگر مقامات پر ہونے والے اجتماعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی چوتھی مجلس شوریٰ کل ۹۔ اکتوبر سے ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی بہت جلد ترقی کر رہی ہے۔ اور بہت بلند پایہ منصوبے بنا رہی ہے میں نے پہلے پاکستان کی جماعت کو نصیحت کی تھی کہ چندوں میں جرمنی آگے نکلنے والا ہے۔ اور وہ نکل گیا۔ اب میں پھر بتا رہا ہوں کہ جرمنی کی خدام الاحمدیہ اس تیزی سے آگے نکل رہی ہے کہ اگر باقی مجالس نے ہوش نہ کی تو وہ سب کو پیچھے چھوڑ دے گی ان کا دعوت الی اللہ کا منصوبہ اتنا زبردست ہے کہ انہوں نے سن ۲۰۰۰ء تک کے لئے ایک لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا ہے۔ بظاہر کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایک لاکھ یورپی باشندوں کی بیعت کا ٹارگٹ پاگلوں والا خیال ہے لیکن عالمی بیعت بھی تو ناممکن ہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب ہم ممکنات سے ناممکنات کی دنیا میں جا چکے ہیں۔ یہ وہ ناممکنات ہیں جو دعا کے ذریعے ممکن میں بدل جاتی ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جرمنی کے خدام کو بھی میں انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ اب تک جو کامیابیاں آپ کو حاصل ہوئی ہیں اگر آپ نے یہ خیال کرلیا کہ یہ آپ کے زور بازو سے حاصل ہوئی ہیں تو یہ بھی ہاتھ سے جاتی رہیں گی۔ دعا ہی ہے جو کامیابیاں عطا کرتی ہے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جو کامیابیاں دیتا اور اچھے خیال سمجھاتا ہے۔

ہر تخلیق پر خالق کے حسن کی چھاپ کا مطلب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد پچھلے خطبہ کے تسلسل میں مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں نے یہ بیان کیا تھا کہ ہر خالق کی تخلیق پر اس کے حسن کی چھاپ ہوتی ہے۔ لیکن جب ہم کائنات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں بڑی بڑی ہولناک شکلوں کے جانور بھی نظر آتے ہیں تو پھر خالق کے حسن کی چھاپ والی بات کی بجائے یہ بدصورتی کہاں سے آگئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بھیانک شکلیں کسی خاص مقصد کو سامنے رکھ کر اللہ نے بنائی ہیں۔ ان کا حسن تخلیق کے بھیانک پن میں ہے۔ کیونکہ تخلیق کو جانچنے کے کچھ آفاقی اصول بھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تخلیق اپنی ذات میں اپنی ضرورتوں کے لحاظ سے کامل ہو۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو بھیانک شکل والے بھی اپنی ضرورتوں کے لحاظ سے ایک کامل وجود ہوتے ہیں۔ پھر ایسی خوفناک شکلوں کی تخلیق کا مقصد موازنہ کرنا بھی ہوتا ہے۔ خوبصورتی کا تعین بدصورتی کے ساتھ موازنے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جہاں رحم بیان کرنا ہو وہاں ظلم کو بھی دکھانا پڑتا ہے۔ پھر بعض حسن ایسے ہوتے ہیں جو وقت کے ساتھ بعد میں ظاہر ہوتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بدصورتی ایک پیغام بھی دیتی ہے۔ کہ جس کو بدصورتی کی شناخت ہو جائے وہ بدصورتی اس کو اپنے سے دور کر دیتی ہے۔ اس لئے بدی اور بدصورتی کی شناخت پیدا کرو۔ جب تم صحیح شناخت کے قابل ہو جاؤ گے تو بدی سے بچ جاؤ گے۔

زندہ مذاہب اپنی حفاظت کریں

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اصول بھی سمجھایا ہے کہ زندہ مذاہب مردوں سے نکالے جاتے ہیں لیکن اگر وہ اپنی حفاظت نہ کریں تو پھر مردوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جو قومیں انبیاء کو قبول کرتی ہیں وہ زندگی پاتی ہیں۔ وہ اگرچہ بحیثیت قوم نہیں مرا کرتے لیکن ان کے بعد آنے والے مرجایا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنی حفاظت نہیں کی۔ بعض بڑے بڑے نیک اعمال کرنے والے مقدس وجود ہوتے ہیں لیکن ان کی نسلیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ابدی وعدہ نہیں ہے کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کی زندگی کے لئے تبتل اختیار کرنے کی شرط لگائی ہے۔ جو اللہ کی طرف تبتل اختیار نہیں کرتا۔ یعنی دنیا کو چھوڑ کر پوری طرح اللہ کا نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ محفوظ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیا سے علیحدہ ہونا گویا ایک موت کی حالت کو ترک کرکے زندگی پانا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ ایسے ہی مردوں کو زندگی دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اپنی زندگی کے مختلف مراحل پر یہ جانچ سکتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی طرف کتنا تبتل اختیار کیا ہے۔ جس اندھیرے سے روشنی کی طرف حرکت کرنی ہے اس اندھیرے نے کس حد تک آپ کے قدم تھامے ہوئے ہیں۔ مثلاً عبادت کا وقت ہے اور آپ کے قدم عبادت کے لئے اٹھے تو آپ کو خود جانچ لینا چاہئے کہ اس اندھیرے نے ابھی آپ کے قدم تھامے ہوئے ہیں۔ ابھی آپ کو پورا تبتل حاصل نہیں ہوا۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات عالیہ کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے دنیا سے تبتل اختیار کرو۔ پھر اللہ سے تعلق پیدا ہوگا۔ یہ دونوں تعلق بیک وقت نہیں رہ سکتے۔ یہ قانون قدرت ہے۔ جتنا اللہ سے تعلق بڑھتا جائے گا تبتل آسان ہوتا جائے گا۔ اور جتنا تبتل زیادہ ہوگا اتنا اللہ سے تعلق پیدا کرنا آسان ہوتا چلا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ روزانہ کی زندگی میں ہمیں ایسی مثالیں بکثرت ملیں گی۔ جس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ تبتل الی اللہ کی کس منزل پر ہیں۔ روزانہ دل کے آئینہ میں آپ کو اپنی حالت کی شکل نظر آجائے گی۔ یہاں آپ کو دل کے آئینہ میں اپنے چہرے کے داغ نظر آئیں گے۔ جو ان داغوں کا کو دور کرنے میں لگا رہتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے جو اس کوشش میں مارا بھی جاتا ہے تو اس کی موت اللہ کی طرف جانے کی جدوجہد کی موت ہوگی۔ لیکن اگر کوئی ایسا ہے کہ جس کو اپنے داغوں کا احساس ہی نہیں وہ ان کو پہچانتا ہی نہیں تو وہ ناکامی کی اتھاہ گہرائی میں گر رہا ہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی نابکار حالت سے محفوظ رکھے۔ ان داغوں کو دل سے مٹانے کا نام تبتل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو یہ تبتل نصیب کرے۔

الفضل کی قیمت میں اضافہ

اخباری کاغذ کی قیمت و دیگر اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے ملکی اخبارات نے قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ مجبوراً روزنامہ الفضل کے سالانہ چندہ میں یکم نومبر ۹۳ء سے ۲۰۰ روپے سالانہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ نئی قیمتیں درج ذیل ہونگی ہیں۔ (مینجر الفضل)

اندرون پاکستان

سالانہ چندہ	۶۰۰/- روپے
ششماہی چندہ	۳۰۰/- روپے
سہ ماہی چندہ	۱۵۰/- روپے
خطبہ نمبر سالانہ	۱۲۰/- روپے
فی پرچہ	۲/- روپے

بیرون پاکستان

	صرف خطبہ نمبر	ہفتہ وار پیکٹ	روزانہ پیکٹ
۱۔ خلیجی ریاستیں، سعودی عرب، مصر، الجیریا	۱۶ ڈالر	۶۵ ڈالر	۹۰ ڈالر
۲۔ انگلستان، یورپ، افریقہ، جاپان، انڈونیشیا	۲۰ ڈالر	۸۰ ڈالر	۱۱۰ ڈالر
۳۔ کینیڈا، یونائیٹڈ سٹیٹس	۲۵ ڈالر	۱۱۰ ڈالر	۱۲۵ ڈالر
۴۔ جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فجی	۳۰ ڈالر	۱۱۵ ڈالر	۱۵۵ ڈالر
۵۔ بھارت، نیپال، بھوٹان، سری لنکا	۱۰ ڈالر	۵۰ ڈالر	۶۰ ڈالر
۶۔ بنگلہ دیش، ایران، عراق، اردن، شام، ترکی	۱۰ ڈالر	۴۵ ڈالر	۵۰ ڈالر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

ہر طرف بشنو صدائے القدیر
ذوالجلال و ذوالعلیٰ نورے منیر

ہر طرف یہی آواز آتی ہے کہ ایک قادر خدا ہے ایک صاحب جلال، صاحب عزت اور روشنی بخش نور موجود ہے

ہیچ مخلوقے خدائے خود مگیر
کے شود یک کرمکے چوں آں قدیر

اور کسی مخلوق کو اپنا خدا نہ بنا۔ ایک کیڑا کیونکر اس قدیر کی طرح ہو سکتا ہے

پیشِ اولرزد زمین و آسماں
پس تو مشت خاک راشلش مداں

اس کے آگے زمین و آسمان لرزتے ہیں پس تو ایک مشت خاک کو اس کی طرح نہ سمجھ

گر خدا گوئی ضعیفے را بزور
جانِ تو گوید کہ کذّابی و کور

اگر تو کسی کمزور مخلوق کو زبردستی خدا کہہ بھی دے تو خود تیرا دل بول اٹھے گا کہ تُو جھوٹا اور اندھا ہے

دل نمے داند خدا جز آں خدا
ایں چنیں افتاد فطرت زابتدا

دل سوائے اس (اصلی) خدا کے کسی اور کو خدا تسلیم نہیں کرتا۔ شروع سے انسانی فطرت اسی طرح واقعہ ہوئی ہے۔

از رہ کین و تعصب دور شو
یک نظر از صدق کن پر نور شو

کینہ اور تعصب کی راہ کو چھوڑ دے صدق سے غور کر اور روشن دل ہو جا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں ہماری توجہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور قدرتوں کی طرف اس طرح دلاتے ہیں کہ حضور فرماتے ہیں کہ ہر طرف سے یہی آواز آرہی ہے کہ ایک قادر خدا موجود ہے۔ اور وہ خدا صاحب جلال صاحب عزت اور روشنی بخش ہے۔ حضور نصیحت فرماتے ہیں کہ کسی مخلوق کو خدا نہ بنایا جائے۔ کیونکہ مخلوق کی حیثیت تو ایک کیڑے سے بڑھ کر نہیں ہے اور ایک کیڑا کس طرح قادر خدا کہلا سکتا ہے۔ خدا کے آگے یہ زمین و آسمان لرزتے ہیں انسان کو چاہیے کہ وہ کسی حقیر چیز کو خدا کی طرح نہ سمجھے۔ اگر انسان کسی کمزور مخلوق کو اپنی نادانی سے خدا سمجھے تو یقیناً اس کا دل گواہی دے گا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے اندھے پن کا اظہار کیا ہے۔ دل حقیقت میں اصلی خدا کے سوا کسی اور کو خدا نہیں مان سکتا اور یہ بات انسان کی فطرت میں داخل ہونے کی وجہ سے اس دنیا میں انسانی زندگی کے آغاز ہی سے چلی آتی ہے۔

جو لوگ تعصب کی وجہ سے اس سچے راستے کو چھوڑ دیتے ہیں حضور انہیں نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ سچے دل سے غور کریں اور اپنے دل کو روشن بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہی وہ طریق ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا سکتے ہیں اور اس کی قدرت پر انہیں یقین پیدا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکائے رکھیں اور اس کی کوئی صفت کسی اور کو اسی رنگ میں دینے کی غلطی نہ کریں جس طرح وہ خدا سے ظاہر ہوتی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

لجنہ کالم

فرمایا:-

۱۹۲۵ء میں میں نے اس نیت سے کہ عورتوں کی تعلیم ایسے اصول پر ہو کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کی بھی تکمیل ہو سکے اور اس خیال سے کہ مذہبی تعلیم اپنے ساتھ دلچسپی اور دلکشی کے زیادہ سامان نہیں رکھتی اور بعد میں اس کا حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے مذہبی تعلیم کو پہلے رکھا۔ تاکہ ایک حد تک دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکیاں انگریزی تعلیم حاصل کر سکیں اور چونکہ اس سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے اس لئے یہ بڑی عمر میں بھی اگر حاصل کرنی پڑے تو گراں نہ گزرے گی۔ لڑکیوں کے لئے پہلے عربی کلاسیں کھولیں اس وقت قادیان میں بھی ایسے لوگ تھے جو اس پر معترض تھے۔ اور باہر بھی۔ (---) لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجاب میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں یہ پہلی مثال ہے کہ اس کثرت سے مولوی کا امتحان ہماری جماعت کی لڑکیوں نے پاس کیا۔ میرا خیال ہے سارے ہندوستان میں اتنے عرصہ میں مولوی کا امتحان پاس کرنے والی اتنی لڑکیاں نہ ہوں گی جتنی ایک سال میں ہماری لڑکیوں نے یہ امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد چونکہ زنانہ سکول کی ہائی کلاسوں کی تعلیم پا سکتی تھیں۔ اس لئے مدرسہ ہائی کے استادوں کی امداد سے ہائی کلاسیں کھولی گئیں ان میں بھی خدا کے فضل سے اچھی کامیابی ہوئی۔ اور اس سال سات طالبات انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہوئیں یہ بھی اپنی ذات میں پہلی مثال ہے .... اور چونکہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ہم اپنی جماعت کو بھی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے قادیان سے باہر بھی کئی لڑکیوں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور اچھے نمبروں پر پاس کیا۔ چنانچہ ایک احمدی لڑکی لڑکیوں کے مقابلہ میں سیکنڈ رہی اور لڑکوں کے مقابلے میں اس کا تیرھواں یا چودھواں نمبر ہے میرا منشاء یہ ہے کہ اس تعلیم کو جاری رکھا جائے۔ حتیٰ کہ اتنی کثیر تعداد گریجوایٹ خواتین کی پیدا ہو جائے کہ ہم سکول میں بھی زنانہ سٹاف رکھ سکیں اور کالج بھی قائم کر سکیں۔ گورنمنٹ نے اب مردوں کے لئے یہ شرط عائد کردی ہے کہ وہ پرائیویٹ امتحان نہیں دے سکتے لیکن عورتوں کے لئے یہ شرط نہیں۔ پیشتر اس کے کہ عورتوں کے لئے بھی پرائیویٹ امتحان نہ دینے کی شرط پنجاب یونیورسٹی عائد کرے ہم اتنی تعداد پیدا کرلیں جو کہ ہماری آئندہ نسلوں کو تعلیم دینے اور ہماری تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو۔

میں نے جہاں تک غور کیا ہے جب تک عورتیں ہمارے کاموں میں شریک نہ ہوں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے زیادہ تر امور ایسے ہیں جن میں عورتوں کا سوال پیش آتا ہے۔ اسی طرح تربیت اولاد کا سوال ہے جو عورتوں سے خاص طور پر تعلق رکھتا ہے اور یہ حل نہیں ہو سکتا جب تک عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ اور یہ کام ان کے سپرد نہ کر دیا جائے کسی گھر میں کتنی ہی تعلیم یافتہ عورت ہو اور وہ بچوں کی کتنی ہی اعلیٰ تربیت کرتی ہو اس میں کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ اولاد پر ارد گرد کے بچوں کا بھی اثر پڑتا ہے اور تمام بچوں کی صحیح تربیت اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ کافی تعداد میں تعلیم یافتہ عورتیں مل جائیں اور چھوٹی عمر کے بچوں کے بورڈنگس بنا کر ان کا انتظام عورتوں کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ ان میں بچپن میں ہی خاص اخلاق پیدا کریں اور پھر وہ بچے بڑے ہو کر دوسروں کے اخلاق کو اپنے اخلاق کے سانچے میں ڈھالیں۔ بغیر ایسی اجتماعی جدوجہد کے کامیابی نہیں ہو سکتی نہ تقریروں سے نہ وعظوں سے نہ درس سے۔ اس میں کامیابی کی یہی صورت ہے اور قومی کیریکٹر اسی طرح بن سکتا ہے کہ ایسے ہومز قائم کئے جائیں اور جنہیں خدا تعالیٰ توفیق دے وہ ان میں اپنے بچوں کو داخل کریں۔ عورتیں ان کی نگران ہوں بچے چھوٹی عمر سے لے کر ۷-۸ سال تک ان میں رہیں اور اس عرصہ میں ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا کئے جائیں پھر یہ جماعت دوسروں کو اپنے رنگ میں ڈھالے یہ لڑکے اور لڑکیاں جن کے ۷-۸ سال تک کی عمر میں ایک جگہ تربیت پانے میں کوئی حرج نہیں۔ قوم کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسے ہومز قائم کر سکیں تو اس کے ذریعہ سے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

خادمِ رسول حضرت انس بن مالک

نام ونسب

حضرت انسؓ انصار کے ایک معزز قبیلہ بنو نجار کے چشم و چراغ تھے۔ سلسلہ نسب خاندان نبوت تک پہنچتا ہے۔ آپ کی والدہ ام سلیمؓ بنت ملحان رسول خدا ﷺ کی رشتہ میں خالہ تھیں۔ آپ دس سال قبل ہجرت یثرب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اپنی بیوی کے قبول اسلام سے ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ ادھر حضرت ام سلیمؓ نے حضرت ابو طلحہؓ سے اسلام قبول کرنے کی شرط پر شادی کرلی۔ (یہی ابو طلحہؓ احد کے تیرانداز ہیں) حضرت انس کا نام ان کے چچا انس بن نضرؓ کے نام پر رکھا گیا تھا یہ وہی انس بن نضرؓ ہیں جو میدان احد میں بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ۸۰ سے اوپر زخم کھائے۔ لاش کا مثلہ کیا گیا پہچانی نہ جاتی تھی۔ بہن نے انگلی کی نشانی سے پہچانا۔

خدمت رسول ﷺ

سرور کائنات ﷺ جب یثرب میں تشریف لائے تو کم سن انسؓ رسول خدا ﷺ کو خوش آمدید و مرحبا کہنے والے خوش قسمت بچوں میں پیش پیش تھے۔ اور پر جوش ہو کر مسرت و شادمانی کے عالم میں "جاء رسول اللہ" کا نعرہ بلند کر رہے تھے گویا ساری کائنات سمٹ کر ان کے گھر آگئی ہو اور پھر اس وقت تو حضرت انسؓ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے جب آپ کی والدہ ام سلیمؓ نے آپ کو خدمت نبوی میں پیش کیا اور عرض کی تھی۔ ھذا انس غلام یخدمک۔ اور انس خادم رسول ﷺ کے مبارک لقب سے یاد کئے جانے لگے۔ وہ اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ اور کیوں نہ کرتے۔ در نبوی ﷺ کی گدائی سے بڑھ کر فخر کا کیا مقام ہوگا۔

آپ نے خدمت رسول ﷺ کا حق ادا کر دیا۔ آپ فجر سے قبل خدمت اقدس میں حاضر ہوتے۔ حضور کے لئے وضو کے پانی کا انتظام کرتے۔ دوپہر کو گھر آتے پھر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو جاتے۔ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آتے جاتے خانہ رسول ﷺ کے تمام امور سرانجام دیتے۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو کسی ضروری کام کے لئے بھیجا اور فرمایا کہ کسی سے ذکر نہیں کرنا۔ والدہ نے پوچھا تو کہا کہ حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے پاک ہے اللہ کی ذات۔ ماں بھی کیسی عظیم تھیں فرمانے لگیں بیٹا! آنحضور ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے اس پر پورا عمل کرنا۔ اور یہ راز کسی پر نہ کھولنا۔

حضرت انسؓ کے اس خادمانہ تعلق کو صرف وفات رسول ﷺ ہی جدا کر سکی آپ نے اس تعلق کی بدولت دینی و دنیاوی برکات حاصل کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے حق میں دعا کی تھی۔ اللھم اکثر مالہ وولدہ وادخلہ فی الجنہ کہ اے خدا انسؓ کے مال واولاد میں برکت دے اور اسے جنت میں داخل کر۔ خدا کے پیارے نبی ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات نوشتہ تقدیر بن گئی۔ انسؓ کا باغ سال میں دوبار پھل دیا کرتا تھا۔ آپ انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ اور اولاد کی تعداد آپ کی حیات بابرکات میں سو سے تجاوز کر گئی تھی۔ فرمایا کرتے تھے۔

"دو باتیں تو آنکھوں سے پوری ہوتے دیکھ لیں۔ تیسری بات یعنی جنت کا امیدوار ہوں"

دیگر دینی خدمات

حضرت انس رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ کے خادم خاص کی حیثیت سے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد خلفاء کرام سے کامل اطاعت اور خدمت کا تعلق استوار رکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو بحرین میں جب صدقات کا افسر مقرر فرمایا حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں علم دین سکھانے کے لئے آپ کو بصرہ متعین فرمایا علاوہ ازیں خلفاء کے عہد میں ہونے والی تمام لڑائیوں میں بھی حضرت انس شریک ہوئے۔ جنگ "تستر" میں آپ پیدل فوج کے افسر اعلیٰ تھے۔ فتح کے بعد آپ ہی سالار اعظم ہرمزان کو بارگاہ خلافت میں اسلامی سپہ سالار حضرت ابوموسیٰ اشعری کے ارشاد پر لے گئے تھے۔ بعد میں بصرہ میں آپ کی مستقل سکونت ہو گئی۔ فتنہ و فساد کے ایام میں آپ نے اپنا دامن آلودہ نہ ہونے دیا۔ بدبخت حجاج نے آپ سے بدسلوکی کی۔ لوگوں میں ذلیل کرنے کی غرض سے گردن پر مہر لگوا دی۔ اور مزید سزا کی دھمکی دی۔ حضرت انسؓ نے اطلاعاً اموی خلیفہ عبدالملک کو خط لکھا۔ عبدالملک نے حجاج کو سخت تنبیہہ کی اور حضرت انسؓ سے معافی مانگنے کا حکم دیا۔ حجاج معافی کا خواستگار ہوا تو آپ نے اس کے کہنے پر ایک پروانہ خوشنودی خلیفہ کے نام دے دیا

عشق رسول ﷺ

حضرت انس کو آنحضرت ﷺ سے نہایت درجہ عشق اور محبت تھی آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک موئے مبارک تھا۔ وفات کے وقت فرمایا۔ میری زبان کے نیچے رکھ دینا اور اسی طرح آپ دفن ہوئے۔ رسول خدا ﷺ کی ایک چھڑی بھی آپ کے پاس تھی۔ آپ کی وصیت کے مطابق وہ بھی آپ کے پہلو میں دفن کی گئی۔ پاک ہے اللہ کی ذات۔ محبوب کی جو شے بھی میسر تھی اس سے بوقت وفات بھی جدائی گوارا نہ کی تو رسول اللہ ﷺ کی جدائی ان پر کیسی شاق گزری ہو گئی۔ وفات رسول ﷺ کے بعد آپ اکثر دیوانہ دبے خود ہو جاتے کہ اگر حسان کی پتلی نہ رہی تو انسؓ کا نور نظر بھی تو جاتا رہا تھا۔ اس حد درجہ محبت کا نتیجہ تھا کہ اکثر خواب میں "خادم رسول" اپنے آقا سے ملاقات کرتا۔ آقا ﷺ کی باتیں سناتے تو الفاظ میں نقشہ کھینچ کر رکھ دیتے۔ رسول کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے تو ایک ایک خد و خال پر روشنی ڈالتے۔ آپ کا بیان کانوں میں امرت گھول دیتا ایک دفعہ محبوب ﷺ کی باتیں کرتے کرتے بے اختیار ہو کر کہہ اٹھے۔ کہ قیامت کے روز رسول اللہ ﷺ کا سامنا ہو گا تو عرض کروں گا کہ حضور کا ادنیٰ غلام حاضر ہے۔

جب مجلس میں ذکر رسول ﷺ کرتے آقا ﷺ کے لئے بے چین ہو جاتے۔ تو گھر جا کر تبرکات نبوی نکالتے اور یوں دل بہلاتے۔ یہی جذبہ عشق رسول ﷺ آپ نے اپنے شاگردوں میں بھر دیا تھا اور اسی حب رسول ﷺ کا نتیجہ تھا کہ آپ اتباع سنت کا خاص اہتمام فرماتے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے انس بن سلیم سے بڑھ کر کسی کو آنحضرت ﷺ سے مشابہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا"

حضرت انسؓ اپنی دس سالہ خدمت رسول ﷺ کا خلاصہ یوں بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس سال کے طویل عرصہ میں کبھی جھڑکا تک نہیں۔ کبھی کسی غلطی یا تساہل پر زجر و توبیخ نہیں فرمائی۔ والدین کی طرح لاڈ اور پیار کی خاطر حضور ﷺ انسؓ کو بیٹا اور انیس کہہ کر پکارتے۔ کبھی از راہ مذاق "یا ذالاذنین" یعنی دو کانوں والا کہہ کر یاد فرماتے۔ حمزہ ایک مٹر کی قسم سبزی کا نام ہے جسے آپؐ چنا کرتے تھے۔

ﷺ نے اسی وجہ سے از راہ شفقت و محبت آپ کو ابو حمزہ کہا کرتے تھے اور پھر آپ اسی کنیت سے مشہور ہو گئے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:۔

آنحضرت ﷺ ازواج مطہراتؓ کے علاوہ صرف آپ ﷺ (انس) کی والدہ کے گھر جایا کرتے تھے۔ کبھی کبھی وہاں دوپہر کو آرام بھی فرماتے کھانا تناول فرماتے۔

حضرت ام سلیمؓ آنحضرت ﷺ کے خانگی امور سرانجام دیا کرتیں ازواج رسول ﷺ حضرت صفیہؓ اور حضرت زینبؓ کی شادی کا اہتمام آپ نے ہی فرمایا تھا۔

قبولیت دعا

حضرت انسؓ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ جعفر راوی ہیں کہ ایک دفعہ گرمی کے موسم میں حضرت انس کی زمینوں کا منشی (کاردار) حاضر ہوا اور عرض کی کہ زمین خشک پڑگئی ہے۔ آپ کھڑے ہوئے وضو کیا۔ باہر نکل کر دو رکعت نوافل ادا کئے اور دعا کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر بادل گھر آئے۔ خوب بارش ہوئی۔ پل بھر میں جل تھل ہو گیا جب بارش تھمی تو حضرت انس نے ایک آدمی بھیجا کہ میری زمین میں جا کر دیکھو بادل کتنا برسا ہے دیکھا تو آپ کی زمین کے آگے بارش نہ تھی۔

علمی خدمات

حضرت انسؓ سے کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں ابن سیرین حمید الطویل' ثابت البنانی' قتادہؓ حسن بصری' زہری اور دوسرے بے شمار تابعین آپ سے روایت کرتے ہیں آپ کی کل روایات کا شمار ہزاروں تک پہنچتا ہے بخاری میں حضرت انس سے ۸۰ احادیث مروی ہیں۔ صحیح مسلم میں ۷۰ اور متفق علیہ روایات کی تعداد ۱۲۸ ہے۔ آپ نے خود رسول خدا ﷺ کے علاوہ خلفائے راشدین' حضرت فاطمہؓ حضرت ابی بن کعبؓ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابو طلحہؓ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ حضرت معاذؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم سے اکتساب علم کیا۔ آپ شاگردوں میں حسن بصری' سعید ابن جبیر' یحییٰ بن سعید انصاری وغیرہ معروف ہیں۔ حضرت انسؓ روایت حدیث میں صاحب اصول صحابہ میں سے تھے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عبدالحمید

حضرت چوہدری محمد حسین

میرے والد حضرت چوہدری محمد حسین اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے ۲- ستمبر۱۸۹۱ء کو جھنگ شہر میں پیدا ہوئے- آپ کے جد امجد ایک ہندو راجپوت خاندان کے شہزادے تھے- جنہوں نے حضرت غوث بہاء الحق زکریا علیہ الرحمتہ کے ہاتھوں دین حق اختیار کیا- اس کے بعد تمام عمرانہوں نے حضرت غوث بہاء الحق زکریا علیہ الرحمتہ کا دامن پاک نہ چھوڑا زہدو تقویٰ میں انہوں نے اتنی ترقی کی کہ اپنے آقا کے فلک بوس مقبرہ واقعہ پرانا قلعہ ملتان شہر کی چار دیواری کے اندر تربت نصیب ہوئی-

تعلیم جھنگ میں حاصل کرنے کے بعد اسلامیہ کالج لاہور مین داخلہ لیا- جہاں آپ کالج بلڈنگ کے اوپر ایک کمرہ میں رہتے تھے- اسی دوران آپ کو احمدیت کا پیغام ملا آپ نے بہت دعائیں کیں چنانچہ ایک خواب کی بناء پر جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے- اس بارہ میں بتایا کرتے تھے کہ خواب میں دیکھا کہ جھنگ شہر میں ہمارے پرانے مکان (مراد ہمارے دادا جان کا مکان- آپ نے اپنا مکان بھی بنوایا تھا جسے نیا مکان کہا جایا کرتا تھا) میں ایک بزرگ تشریف فرما ہیں- میرے چچا اللہ داد خان انسپکٹر پولیس سامنے کھڑے ہیں اور مجھے بتاتے ہیں کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کی آپ کو تلاش تھی- میں نے ان بزرگ کی معیت میں کھانا کھایا اس کے بعد وہ گھیانہ کی طرف چل پڑے- ساتھ ہی اشارہ ہوا کہ یہ قادیان والے ہیں اس کے بعد موقعہ پاکر قادیان گیا مجھے بتایا گیا کہ حضرت امام جماعت اول حکیم مولوی نورالدین صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اپنے مطب میں تشریف لا رہے ہیں- میں ان کے مطب کے اندر گیا وہاں قریباً ۳۰ آدمی آپ کے انتظار میں بیٹھے تھے- مجھے آخری جگہ پر بیٹھنے کا موقعہ ملا- تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لائے- آپ کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مرزا خدابخش صاحب اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو نے سہارا دیا ہوا تھا- آپ سیدھے میری جانب تشریف لائے اور مجھ سے ایسے طریق سے پوچھا جیسے مجھے پہلے سے جانتے ہوں اور فرمایا کہ کیا آپ آگئے ہیں میں نے بھی پہچان لیا- یہی بزرگ ہستی مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی- آپ نے دریافت فرمایا کیا بیعت کرنا چاہتے ہیں- میں خاموش رہا- آخر آپ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھو اور میں جو کہتا جاؤں تم بھی کہتے جاؤ جس وقت کوئی لفظ طبیعت کے موافق نہ ہو ہاتھ اٹھا لینا- میں نے دل میں سوچا کہ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے- چنانچہ سب حاضرین نے میرے بازو کے ساتھ ایک پٹکا باندھ کر اسے پکڑ لیا اور میرے ساتھ الفاظ دوہرانے میں شامل ہو گئے- اس دوران میری ہمت ہی نہ ہوئی کہ میں اپنا ہاتھ حضرت امام صاحب کے ہاتھ سے اٹھا لیتا- اس کے بعد میں نے حضور سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے جلدی ملنا افسوس کے کہ اٹھارہ روز بعد آپ وفات پا گئے- حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے آپ نے فرمایا کہ وہ مجھے امرتسر تک چھوڑ آئیں- لاہور واپسی پر مجھ پر سوالوں کی بوچھاڑ پڑی میں نے چونکہ ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ کیا تھا میں سچ ہی بولتا رہا آخر مخالفین نے احمدیت پر میرا یقین مضبوط کر دیا-

زمانہ قیام لاہور کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو نے ازراہ شفقت احمدیہ ہوسٹل کا آنریری سپرنٹنڈنٹ مقرر فرمایا-

آپ کی شادی ۲۱-۱۹۹۲۰ء میں ہوئی ۱۹۲۲ء میں بیٹی کی پیدائش کے بعد آپ کی اہلیہ وفات پا گئیں- آپ کی دوسری شادی ہماری والدہ صاحبہ محترمہ ہاجرہ بیگم سے مئی ۱۹۲۵ء میں ہوئی- خطبہ نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو نے پڑھا- حضرت والدہ صاحبہ حضرت حافظ نبی بخش صاحب آف فیض اللہ چک جو حضرت بانی جماعت احمدیہ کے اولین رفقاء میں سے تھے کی بیٹی تھیں اور حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب جنہوں نے نائجیریا میں ۲۵ سال سے زائد عرصہ بطور مربی کام کیا تھا اور محترم ملک حبیب الرحمان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز' ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ہمشیرہ تھیں- دوسری اہلیہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات فرزند اور ایک بیٹی عطا کی- فرزندان میں سب سے بڑے عالمی شہرت یافتہ پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہیں- اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب فرزند اور ایک بیٹی بقید حیات ہیں-

اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے جھنگ میں محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی- جنوری ۱۹۴۱ء میں آپ کو ترقی دے کر انسپکٹر آف سکولز ملتان ڈویژن جو اس وقت چھ اضلاع پر مشتمل تھا میں بطور ڈویژنل ہیڈ کلرک مقرر کیا گیا جہاں آپ نے ریٹائرمنٹ تک نہایت دیانتداری' جانفشانی اور تندہی سے کام کیا-

قیام ملتان کے دوران آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر کام کیا- آپ نے بطور سیکرٹری تعلیم و تربیت' زعیم انصار اللہ' نائب صدر' صدر اور بطور امیر جماعت ضلع ملتان خدمت کرنے کی سعادت پائی- مرکز سلسلہ سے جب کبھی مربی صاحبان یا کوئی جماعت کا نمائندہ ملتان تشریف لاتے تو عموماً ان کا قیام ہمارے گھر میں ہوتا اور ہمیں ان کی خدمت کرنے کا موقع ملتا- ۱۹۵۰ء میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ۱۹۵۴ء تک ملتان میں ہی قیام فرمایا بعد ازاں آپ اپنے وطن جھنگ شہر میں قیام پذیر ہوئے- جہاں اوائل ۱۹۵۹ء تک آپ کو جماعت احمدیہ جھنگ شہر کی خدمت بجالانے کی توفیق ملی- جھنگ شہر کی بیت کی تعمیر نو کرانے کی سعادت پائی-

اپریل ۱۹۵۹ء میں آپ لندن تشریف لے گئے- آپ کا لندن جانا حضرت میاں بشیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو کے ارشاد کی تعمیل میں ہوا- کیوں کہ حضرت میاں صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ جماعت کی بزرگ ہستیاں جن کا ذاتی- اخلاقی- اور روحانی اثر جماعت کی نئی پود لے سکے ضرور لندن میں رہنی چاہئیں- چنانچہ حضرت میاں صاحب کی خواہش کے مطابق حضرت والد صاحب لندن گئے- تو حضرت میاں صاحب نے کئی بار ان کو تحریر فرمایا کہ "میں آپ کی ہمت پر رشک کرتا ہوں اور اس بات پر بھی رشک کرتا ہوں کہ کس طرح اس پیرانہ سالی میں آپ جماعت کی خدمت بجالا رہے ہیں" لندن میں آپ نے دسمبر ۱۹۶۲ء تک اپنے فرزند ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے پاس قیام فرمایا- آپ کو بطور سیکرٹری تعلیم و تربیت خدمت کرنے کی سعادت ملی- اپنے قیام لندن کے دوران آپ نے اردو انگریزی زبان میں تربیت اولاد اور دیگر موضوعات پر ۱۰۰ سے زائد لیکچر دیئے- اور تقاریر کیں- لندن میں آپ دعوت الی اللہ کا موقع کبھی بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے- فرماتے تھے کہ ایک دن میں بیت الفضل لندن سے نکلا اور پاپیادہ اپنے گھر جا رہا تھا کہ رستہ میں ایک بوڑھا پادری اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ملا- مجھ سے اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ اس بیت کے امام ہیں؟ میں نے کہا نہیں میں ایک اجنبی ہوں- اس نے مجھ سے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق خیال پوچھا میں نے حضرت مسیح کی تعریف کی کہ وہ خدا کا نبی اور پاکباز آدمی تھا- اس پر اس کے دل میں لالچ آیا اور اس نے مجھ سے کہا آپ حضرت مسیح کے تابعدار کیوں نہیں بن جاتے- میں نے بھی شوق ظاہر کیا جس پر وہ خوش ہو گیا- میں نے ایک شرط بیان کی حضرت مسیح نے کہا ہے کہ اگر آپ میں رائی بھر ایمان ہو اور آپ پہاڑ سے کہیں کہ سرک جا تو وہ سرک جائے گا- مجھے آپ ایسا معجزہ دکھائیں تو میں آج عیسائی بن جاتا ہوں- اس پر وہ گھبرا گیا- میں نے جوش سے کہا کہ دین حق میں ہزاروں لوگوں نے ایسے معجزے دیکھائے ہیں اس پر وہ پادری لاجواب ہو کر وہاں سے کھسک گیا- غرضیکہ قیام لندن کے ایام میں آپ کا بیشتر وقت دینی مصروفیات میں بسر ہوتا- دسمبر ۱۹۶۲ء میں آپ براستہ حجاز پاکستان واپس تشریف لائے اور چند وقفوں کے علاوہ اپنی وفات تک کراچی میں رہے- عبادات احمدیہ ہال میگزین لین کراچی صدر میں ادا کرتے- کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو آپ پر امامت کے منصب پر متمکن ہونے سے قبل جب کبھی کراچی تشریف لاتے تو عبادات احمدیہ ہال میں ادا کرتے- جب خاکسار حضرت والد صاحب کو بتاتا کہ حضرت میاں صاحب بھی بیت میں موجود ہیں تو فوراً پوچھتے کہ کہاں بیٹھے ہیں- عبادت کے فوراً بعد مقناطیسی کشش کی طرح حضرت میاں صاحب کو جا کر گلے ملتے اس منظر ملاقات کی کیفیت میں بیان نہیں کر سکتا-

تربیت اولاد کی طرف آپ خصوصی توجہ دیتے- اکثر مشکوٰۃ کی ایک حدیث کا حوالہ دے کر فرمایا کرتے آدمی اپنے دوست کی عادات واطوار کو اختیار کرتا ہے- اس لئے دوست اختیار کرتے وقت اچھی طرح دیکھ بھال کر لیا کرو کہ کس شخص سے دوستی کر رہے ہو- دوستوں کے انتخاب میں ابتدائی بنیادی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے- یہ دیکھیں کہ بچے ناپسندیدہ آوارہ مزاج لڑکوں اور لڑکیوں سے تو تعلق نہیں رکھتے- پس جس کو اچھی سوسائٹی مل گئی ان کی زندگی خوش کن ہو گی اور جن کو اچھی سوسائٹی نہ ملی ان کی زندگی ناکام ونامراد ہو گئی- اکثر فارسی کا یہ شعر پڑھ کر سنایا کرتے-

دور شواز اختلاط یار بد
یار بد بدتر بود ازمار بد
مار بد گر تو زند بر جان زند
یار بد گر تو زند بر جان و بر ایمان زند

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریٰ وسیم

راہِ عمل

بشریٰ وسیم اپنے کتابچہ راہ عمل میں کہتی ہیں:-

اللہ کے سوا کسی سامنے نہ جھکیں اور نہ کسی سے ڈریں۔ اسی پر بھروسہ رکھیں اسی سے خیر کے طلبگار رہیں۔ اگر کوئی مشکل آجائے تو صبر سے کام لیں دوسرے کو بھی صبر پر آمادہ کریں۔ ہمیشہ پر امید رہیں۔ مایوس نہ ہوں۔ کیونکہ امید عبادت ہے اور مایوسی کفر۔ ہم جو کام بھی کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کرتے ہیں۔ اسے اپنی خوبی نہ سمجھیں ہمیشہ ہر کام اللہ کے نام سے شروع کریں اور اس کام کو پوری محنت کوشش اور ایمانداری سے کریں۔ اگر آپ اس میں ناکام ہو جائیں تو اللہ کی رضا پر راضی ہو جائیں کیونکہ ہو سکتا ہے اسی میں آپ کی بہتری ہو، ہمیشہ دعا کریں کہ اللہ اگر اس کام میں میرے لئے بہتری ہے تو یہ ہو جائے اور اگر نہیں ہے تو اس میں خود بخود کوئی روک پڑ جائے غیب کا علم تو صرف اللہ ہی جانتا ہے کیا چیز ہمارے لئے بہتر ہے اور کیا نہیں یہ انسان نہیں جان سکتا۔ کیونکہ انسان کی عقل محدود ہے بعض چیزیں ہم اپنے لئے بہتر سمجھ رہے ہوتے ہیں اور وہ ہمارے لئے بہتر نہیں ہوتیں۔ ہم اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں۔ اور ناکام ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ بھی کرتے ہیں کہ یا اللہ تو نے ہماری دعا کو قبول نہ کیا اور کچھ عرصے بعد خود ہم دیکھ لیتے ہیں کہ وہ چیز ہمارے لئے صحیح نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں کہ تو نے ہمیں اس چیز سے بچالیا۔ اگر یہ ہو جاتی تو ہمیں نقصان اٹھانا پڑتا اس لئے یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی مصلحت ہوتی ہے۔

(۲) کمزور سے مراد ایک تو مالی کمزوری ہے اگر کوئی شخص آپ کے مقابلہ میں مالی طور پر کمزور ہے تو اس کو کسی طور پر بھی یہ نہ جتائیں کہ آپ اس سے بہتر ہیں۔ بلکہ اس کی کسی نہ کسی طریقہ سے مدد کرتے رہیں تاکہ ان کو احساس نہ ہو کہ وہ کسی طرح بھی آپ سے کمتر ہیں۔ دوسری جسمانی کمزوری ہے اگر کوئی شخص خوش شکل نہیں یا اس میں کوئی جسمانی عیب ہے تو اس کو مذاق میں بھی اس کی کمزوری کا احساس نہ دلائیں بلکہ اس میں اگر کوئی خوبی ہے تو اس خوبی کا ذکر کریں تاکہ اس میں احساس کمتری کا مادہ پیدا نہ ہو۔

(۳) اگر کسی میں برائی دیکھیں تو اس کے پیٹھ پیچھے اس کی تشہیر نہ کریں بلکہ کوشش کریں کہ اس کی اصلاح کر سکیں اس کو صحیح طریقے سے اس کی غلطی کی نشان دہی کریں اصل دوست وہ ہے جو آپ کو آپ کی غلطیوں کی نشان دہی کرے۔ نہ کہ وہ جو بے جا تعریف کر کے دماغ خراب کرے خود غرض خوشامدی لوگوں سے بچیں کیونکہ یہ بظاہر بڑے ہمدرد اور میٹھے ہوتے ہیں اور اس کے برعکس یہ لوگ انتہائی خطرناک ہوتے ہیں اگر آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کرے اور خوامخواہ غصہ کرے یا بدتمیزی کرے تو آپ اس شخص کے ساتھ تحمل اور بردباری سے کام لیں۔ اور غصے کا جواب غصہ سے نہ دیں۔

(۴) اگر کسی معاملے میں آپ غلطی پر ہیں تو تسلیم کر لیں اپنی غلطی کا الزام دوسروں کے سر نہ لگائیں کیونکہ ہم انسان ہیں اور غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں اس لئے غلطیوں سے درگزر سے کام لیں منافقت اخلاق انسانی کا ایک بدنما داغ ہے اس سے پرہیز کریں منافقت بہت سی برائیوں کو جنم دیتی ہے کیونکہ منافقت جھوٹ ہی کی ایک قسم ہے اور جھوٹ تو تمام برائیوں کی جڑ ہے جھوٹے اور منافق شخص کا کوئی دین اور ایمان نہیں ہوتا وہ ہوا کا رخ دیکھ کر بدل جاتا ہے اگر ہمارے معاشرے میں سے جھوٹ جیسی لعنت ختم ہو جائے تو ہمارے معاشرے کے ۹۰ فیصد مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور برے کام سے دور رہیں اگر کسی کو برا کام کرتے دیکھیں تو اس کو مناسب طریقے سے منع کریں۔ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے کسی عہدے سے نوازا ہے تو اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں اور بے جا فخر اور غرور سے بھی پرہیز کریں حتی الامکان کوشش کریں کہ ایسا کام کریں جس سے لوگوں کا بھلا ہو اگر کسی کو نوکری دلوا سکتے ہیں تو اس کو نوکری دلوا دیں کیونکہ کسی کی روزی کا بندوبست کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔

(۶) ویسے تو تمام رشتہ داروں کا خیال رکھنا ضروری ہے مگر غریب رشتہ داروں کا حق سب سے زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ آپ کی ہمدردی کے زیادہ مستحق ہیں اگر ان کو کسی قسم کی تکلیف یا تنگی ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کریں رشتہ داروں میں بھی طبقاتی فرق ہوتا ہے۔ کوئی امیر اور کوئی غریب اس لئے امیر رشتہ دار پر واجب ہے کہ وہ غریب رشتہ دار کا خیال رکھے۔ اور اس کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔ بلکہ اس سے پیار محبت سے پیش آئے بے جا فخر اور غرور سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ غرور کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔ یہ سب اللہ کا احسان ہے۔ اس میں بندے کا کوئی کمال نہیں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے کہ انسان کوئی ایسی بات نہ کرے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناقابل معافی ہو۔

(۷) زندگی میں انسان اکیلا کچھ نہیں کر سکتا جب تک کسی کی مدد شامل نہ ہو۔ ہر کام مل جل کر ہی ہوتا ہے زندگی میں اگر کسی شخص نے آپ کے لئے کچھ کیا ہو تو اس کو ہمیشہ اچھے لفظوں میں یاد کریں اور یہ اس کا احسان سمجھیں لیکن جب آپ کسی کی مدد کریں تو کبھی بھی احسان سمجھ کر نہ کریں۔ بلکہ اپنا فرض سمجھ کر کریں اور بھول جائیں کہ آپ نے کبھی اس کے لئے کچھ کیا تھا مطلب یہ کہ اپنا احسان کبھی نہ جتائیں۔ بلکہ اس کا تذکرہ بھی نہ کریں۔

(۸) لوگ دوسروں کو دینے کے لئے اکثر خراب اور گھٹیا چیز پسند کرتے ہیں کہ دوسرے کو ہی دینا ہے اس لئے جیسی بھی ہو خیر ہے حالانکہ دوسروں کے لئے بھی اچھی چیز کا انتخاب کرنا چاہئے۔

(۹) جب کبھی کوئی ایسی خبر سنیں جو آپ کے نزدیک ایک غلط خبر ہے اس کو تصدیق کئے بغیر آگے نشر نہ کریں اور بری خبریں سنانے میں کبھی پہل نہ کریں کوشش کریں کہ کوئی ایسی بات نہ کریں جو کسی کی دل آزاری کا باعث بنے۔ ہر سنی سنائی بات پر یقین کرنا اور اس کو آگے پھیلانا ایک خطرناک چیز ہے۔ اس سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اگر وہ خبر غلط ہوگی تو اس سے بہت سے لوگوں کو نقصان ہو سکتا ہے اور آپ کو خواہ مخواہ میں گناہ ہوگا۔

(۱۰) ہمدردی تین قسم کی ہوتی ہے اول جسمانی دوئم مالی اور تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ یہ ہمدردی کی بہترین قسم ہے کیونکہ اس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت وسیع ہے جس شخص کی جتنی توفیق ہے وہ اس کے مطابق اگلے کی ہمدردی کرے لیکن اگر ایک شخص کو کسی چیز کی بھی توفیق نہیں ہے تو وہ کم از کم اس ضرورت مند شخص کے لئے دعا ضرور کرے۔ کیونکہ وہ دعا کا ثواب تو حاصل کر سکتا ہے۔

تعارف

قرآن اور مستقبل

منور اقبال خان بلوچ کی تعلیم ایم۔اے
مستند مطالعہ قرآن مجید بین الاقوامی یونیورسٹی

اسلام آباد ہے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کے لئے ایک تحقیقی مقالہ تحریر فرمایا۔

جو "قرآن اور مستقبل" کے عنوان سے شائع ہوا۔ آپ آغاز ہی میں کہتے ہیں کہ "آج کا انسان بہت ہی بدنصیب ہے مشرق مغرب سے اور شمال جنوب سے نفرت کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ پوری دنیا میں ایک ہی ملک کے لوگ مختلف حوالوں سے ایک دوسرے سے نفرت کر رہے ہیں۔ کوئی علاقائی حوالے سے کوئی زبان کے حوالے سے کوئی نظریات کے حوالے سے اور ہر ایک سمجھتا یہ ہے کہ جو میں سوچ رہا ہوں وہ حقیقت ہے اور جو دوسرا سمجھ رہا ہے وہ جھوٹ ہے۔ نفرت کے اس طوفان میں پاکیزہ قدریں کم ہو رہی ہیں اور انسان خود غرضی کے اس مقام پر کھڑا ہے جہاں دوسرے شخص کی ساری آزادیاں ختم کر دینا چاہتا ہے۔

یہاں تک کہ وہ دوسرے انسان کو زندہ رہنے کا حق بھی اپنے پاس محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ نفرت سے چور چور بے سکون انسان ڈرگ یعنی منشیات، پاپ میوزک اور جنسی فلموں میں عریاں قسم کے گانوں سے سکون تلاش کرنا چاہتا ہے اور انسانی تہذیب تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ چاروں طرف افراتفری کا عالم ہے۔ ہر شخص راستے سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے اپنی تہذیب سے بے فکر ایک دوسرے پر تنقید کر رہا ہے اور اپنی اصلاح کے بغیر دوسرے کی اصلاح کی فکر میں پریشان ہے۔ یہ سب کچھ ہمارے احساس شکست خوردگی کی پیداوار ہے"۔

یہی وہ کیفیت ہے جس کا حل تلاش کرنے کے لئے آپ نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہے۔ تعلیم کے سلسلے میں مزید یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ آپ نے کراچی یونیورسٹی سے بی۔ کام کیا۔ بنکنگ میں ڈپلومہ لیا۔ ہومیو میڈیسن میں بھی ڈپلومہ لیا۔ آپ اسلامی بنک میں بطور سینیئر افسر کام کر رہے ہیں۔

آپ کہتے ہیں "دسمبر ۱۹۹۱ء کے آخری عشرہ میں قازقستان کے دارالحکومت آلما آٹا میں روس کی گیارہ ریاستوں نے ایک معاہدے پر دستخط کئے اس کے نتیجہ میں یو۔ ایس۔ ایس۔ آر بالآخر ختم ہو گیا اور معاہدے میں شامل تمام ریاستیں آزاد خود مختار ممالک کی حیثیت سے ایک دولت مشترکہ میں شامل ہو گئیں۔ روس کا قیام ۱۹۱۷ء میں بالشویک انقلاب کے نتیجہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل میں آیا تھا۔ آخر ۷۴ برس بعد روس سے کمیونسٹ اقتدار کا خاتمہ کر دیا گیا۔ کمیونزم ایک فلسفہ حیات کے طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ سوشلزم ناکام ہو چکا ہے۔

کارل مارکس کا فلسفہ انسانیت کے لئے بے کار محض ثابت ہوا ہے۔ ہر ریاستی سخت گیری انسان کی روح اور اس کے ضمیر کو کچلنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ انسان کا بنایا ہوا نظام انسان کی ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔

آپ کے اس مقالے کا نچوڑ یہ ہے کہ قرآن کریم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ دوسروں کو برائی سے روکا جائے چنانچہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ہر مسلم پر عائد ہوتا ہے۔ پھر اس پر اکتفانہ کی بلکہ اسلامی حکومت کے ذمہ بھی یہ کام لگا دیا کہ آخر قوموں پر عذاب کیوں آتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے اندر برائی اس حد تک سرایت کر چکی ہوتی ہے کہ ان کے بچنے کا کوئی امکان نہیں رہتا تا کہ باقی بدن اس کے زہر سے محفوظ رہے اسی طرح زہر آلود معاشرے کو بھی عذاب کے ذریعے معدوم کر دیا جاتا ہے تا کہ باقی نوع انسان ان کے مسموم اثرات سے بچ جائے اس وقت ساری دنیا میں فحاشی، جنسی بے راہ روی، شراب نوشی قماربازی، لوٹ کھسوٹ اور ظلم کا دور دورہ ہے۔ اگر تمام مسلم ممالک کی حکومتیں اور عوام ان برائیوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو ہو سکتا ہے کہ دنیا کسی آنے والے عذاب سے بچ جائے۔ دیکھا جائے تو پچھلی دونوں عالمی جنگیں عذاب ہی کی صورت تھیں۔ لاکھوں افراد مارے گئے ہزاروں عصمتیں لٹیں کروڑوں کی املاک تباہ ہوئیں اب پھر دنیا ایک تیسری عالمگیر جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے۔ اس سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ مسلمان انفرادی اور حکومتی سطح پر برائی روکنے کا کام زور شور سے شروع کر دیں۔ اسلام نے غالب ہو کر رہنا ہے پہلی جنگ عظیم کے بعد دنیائے اسلام بظاہر ختم ہو گئی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد اسلامی ملک---------- ایسا نہ ہو کہ اسلام کا غلبہ قائم کرنے کے لئے تیسری عالمگیر جنگ کی ضرورت پڑے انسان خود کام انجام دے لیں تو اس میں نقصان بہت کم ہوتا ہے۔ قدرت کو کرنا پڑے تو پھر وہ ایسی سطح پر کرتی ہے اور پرواہ نہیں کرتی کہ نقصان کس قدر ہوتا ہے۔۔

تعارف کے لئے ہم نے چند ایک سطور درج کر دی ہیں کتاب آپ کو مصنف ہی سے مل سکتی ہے۔ اور ان کا پتہ ہے۔ دارالرحمت شوگر ملز روڈ۔ لیہ شائد دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ سے بھی مل سکے۔ لیکن اس بات کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

بقیہ : ص ۳

اخلاق پیدا کئے جا سکتے اور ایسی تربیت ہو سکتی ہے جو ہماری جماعت کو دوسروں سے بالکل ممتاز کر دے۔ مگر یہ بات کبھی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کافی تعلیم یافتہ عورتیں نہ ہوں۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں زنانہ کالج مردانہ کالج سے بھی زیادہ اہم ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں مردانہ کالج کی ضرورت نہیں ضرورت ہے مگر اس کے متعلق سرکاری طور پر جو شرائط ہیں وہ ہم ابھی پوری نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ہم ان شرائط کو پورا نہ کر سکیں تو بھی میرے نزدیک لڑکیوں کے لئے کالج ضروری ہے کیونکہ لڑکے تو باہر بھی رہ سکتے ہیں۔ لیکن لڑکیوں کے لئے باہر رہنا مشکل ہے ان حالات کو مد نظر رکھ کر جیسا کہ ناظر صاحب نے بیان کیا ہے بے سروسامانی کی حالت میں کام شروع کیا جا رہا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ہائی سکول کے اساتذہ نے لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق جیسے پہلے محنت کی ہے اب بھی کریں گے مجھے معلوم ہوا ہے کہ لڑکیوں کی ایف۔ اے کلاس کے لئے مضمون جغرافیہ مقرر کیا گیا ہے میں نے سنا ہے عام طور پر طالب علم یہ مضمون نہیں لیتے۔ شائد اس لئے کہ اسے مفید نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے کہ اس میں امتحان سخت ہوتا ہے اور لڑکے کم پاس ہوتے ہیں۔ دراصل یہ ایسا علم ہے جس کی زنجیر نہیں ہوتی اور اسی وجہ سے یہ مشکل سے یاد ہوتا ہے وہ جلد یاد ہوتے ہیں کیونکہ ایک بات سے دوسری بات یاد آتی ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ فلاسفی میں امتحان دینے والے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں کیونکہ اس میں زنجیر چلتی ہے میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہو گا کہ اس مضمون کے لئے آدمی تیار کر لیا جائے۔ ہمارے قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر اس میں ماہر ہیں سکول میں اب جو چھٹیاں ہونے والی ہیں ان میں ان سے یا کسی اور سے ضروری ضروری باتیں پڑھ لی جائیں اور یہ مضمون لڑکیوں کے لئے رکھا جائے۔ اس میں کامیابی کی زیادہ توقع ہو سکتی ہے چونکہ یہ ہماری پہلی کوشش ہے اس لئے ایسی راہ اختیار کرنی چاہئے جس سے کامیابی کی زیادہ توقع ہو۔ فلاسفی تربیت اولاد میں بھی بہت امداد دیتی ہے اس لئے یہی پڑھانی چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں منتظمین اس کے لئے کوشش کریں گے۔ اس کے بعد میں دعا کرتا ہوں جس میں سب احباب شامل ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب کرے ہمارے اسباب میں جو کمزوری ہے اسے دور کر کے اعلیٰ درجہ کا نتیجہ پیدا کرے اور ایسے فوائد عطا کرے کہ جن سے نہ صرف عورتوں کو ذہنی ترقی ہو بلکہ آئندہ اولاد کی تربیت کے لئے بہتر سے بہتر سامان پیدا ہوں۔

بقیہ : ص ۴

جو روایت میں بہت احتیاط برتتے حدیث بیان کرتے وقت خوف کی حالت طاری ہو جاتی ازراہ احتیاط یہ الفاظ استعمال فرماتے کہ قال او کما قال رسول اللہ ﷺ کہ (اس طرح یا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا) علم حدیث کے علاوہ علم فقہ میں بھی آپ کو ایک خاص مقام حاصل تھا۔ فقہا کے تین طبقوں مین سے آپ دوسرے طبقہ میں شمار ہوتے۔

دیگر اوصاف

حق گوئی اور بے باکی اور تلقین عمل آپ کے نمایاں اوصاف تھے آپ عموماً خوشبو استعمال کرتے بلا کے تیر انداز تھے اپنے بچوں سے تیر اندازی کا مقابلہ کرتے اور اکثر ان سے سبقت لے جاتے۔ بصرہ میں سب سے آخری صحابیؓ آپ ہی تھے۔ اسلام کے سراج منیر سے براہ راست فیض حاصل کرنے والا یہ آخری کوکب دری بھی ۱۱۰ سال تک ایک عالم کو ضیاء بخشنے کے بعد سماء اسلام میں غروب ہو گیا۔ اسی موقع پر مورق نے کہا تھا۔ "آج نصف عالم جاتا رہا" بصرہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلے پر "طف" مقام میں آپ نے وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ قطن بن مدرک انکلابی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور خادم رسول ﷺ اپنے آقا ﷺ کے حضور حاضر ہو گیا۔

بقیہ : ص ۵

ترجمہ: برے دوست کی صحبت سے دور رہو۔ کیونکہ برے دوست کی دوستی سانپ کی مار سے بھی بری ہوتی ہے اس لئے کہ اگر سانپ کاٹ لے تو وہ جان لے لے گا لیکن برے دوست کی مار جان بھی لے لیتی ہے اور ایمان بھی۔

جب ہم بچے تھے تو اکثر تلقین فرمایا کرتے کہ مغرب کے بعد گھر سے باہر رہنے والا بچہ شیطان کے قبضہ میں آجاتا ہے اس لئے مغرب سے پہلے گھر لوٹ آیا کرو۔ فرماتے نیک گھر سے بڑھ کر کوئی کالج نہیں۔ انسانیت کی اور آدمیت کی تعلیم جو گھر میں ہوتی ہے کہیں نہیں ہوتی۔ بچے کی تعلیم کا پہلا سبق یہ ہے کہ اسے ضدی اور خود غرض نہ بننے دیں۔ اس کی بے جا ضد کو کبھی پورا نہ کریں۔ اس کی خوشنودی مزاج کا کبھی لحاظ نہ رکھیں۔ اس میں فرمانبرداری کی عادت پیدا کریں تو سمجھ لیں آپ نے اسے آفاتِ زمانہ سے بچا لیا۔

حدیث کہ اپنی اولاد کی عزت کرو پر ہمیشہ عمل کرتے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کبھی مجھے یا اپنے کسی بچے کو "توں" کر کے پکارا ہو ہمیشہ "تسیں" کر کے مخاطب کرتے۔ ہمیشہ ہمیں نصیحت فرماتے کہ ہر چیز کے لئے ایک جگہ مختص کریں اور ہر چیز کو اس کی مقررہ جگہ پر رکھیں تا کہ اگر رات کے اندھیرے میں بھی آپ سے کہا جائے کہ فلاں چیز لاؤ تو آپ ایسا کر سکیں۔ اسی سلسلہ میں انگریزی کا درج ذیل مقولہ سناتے

Have a place for every thing and keep every thing in its proper place

اس ایک چھوٹی سی بات سے میں نے اپنی عملی زندگی میں بہت فائدہ اٹھایا۔ آپ عربی کا یہ شعر اکثر ہمیں سناتے

بِقَدْرِ الْکَدِّ تُقْسَمُ الْمَعَالِی
فَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰی سَہَرَ اللَّیَالِی
تَزِیْدُ الْعِزَّ ثُمَّ تَنَامُ لَیْلاً
یَغُوْصُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللَّآلِی
وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰی مِنْ غَیْرِ کَدٍّ
اَضَاعَ الْعُمْرَ فِیْ طَلَبِ الْمُحَالِی

ترجمہ: ۱۔ تکلیفوں کی برداشت کے اندازوں پر مرتبے تقسیم ہوتے ہیں جو بزرگی کا طلبگار ہے وہ راتوں کو جاگتا ہے۔
۲۔ تُو اے مخاطب چاہتا تو عزت ہے مگر راتوں کو سوتے گزارتا ہے یاد رکھ کہ سمندر میں غوطہ وہی لگاتا ہے جو لعلوں کا طلبگار ہوتا ہے۔
۳۔ جس نے بغیر محنت کے بزرگی کی خواہش کی اس نے محال شے کے حصول میں اپنی زندگی کو ضائع کر دیا۔

آپ نے مختصر سی علالت کے بعد ۷۔ اپریل ۱۹۶۹ء کو کراچی میں وفات پائی اسی روز آپ کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا جہاں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو آپ پر نے جنازہ پڑھایا۔ چہرہ کی زیارت کی اور ازراہ شفقت بہشتی مقبرہ میں قطعہ مربیان میں دفن کرنے کی خاص اجازت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی تمام نیک تمناؤں کو ہم سب بہن بھائیوں کے حق میں قبول فرمائے ہمیں اور ہماری اولاد در اولاد کو خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۷-اکتوبر- گرمی کا احساس ختم ہو رہا ہے- ربوہ کا درجہ حرارت :
۳۰ درجے سنٹی گریڈ

○ سری نگر میں درگاہ حضرت بل کو آگ لگا دی گئی- اس درگاہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک محفوظ ہے- آگ ۱۶- اکتوبر کو دن کے پونے ایک بجے لگی- دس ہزار کے قریب بھارتی فوجیوں نے درگاہ کو گھیر رکھا ہے- کارروائی سے پہلے کرفیو لگا دیا گیا- بعد ازاں بھی مقبوضہ کشمیر کے سات بڑے بڑے شہروں میں صبح سے رات تک کا کرفیو نافذ ہے- بھارتی فوجیوں نے الزام لگایا ہے کہ قریباً پچاس حریت پسندوں نے درگاہ کے اندر پناہ لے رکھی ہے- بھارتی فوج لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے حریت پسندوں کو باہر آجانے اور ہتھیار ڈالنے کی تلقین کر رہی ہے- بھارتی فوج کے اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ آگ سے مرکزی عمارت کو نقصان نہیں پہنچا مسلمان حلقوں نے اس شبہ کا اظہار کیا ہے کہ یہ آگ بھارتی فوج نے لگائی ہے تاکہ حریت پسند باہر آجائیں-

○ نگران وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ اقتدار کی تقسیم کا جو فارمولہ زیر بحث ہے اس بارے میں وزیراعظم سے پوچھا جائے- اس بارے میں کابینہ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا- انہوں نے نگران کابینہ کے آخری اجلاس کے بعد صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے عوام سے حقائق چھپانے کی کوشش نہیں کی توقع ہے کہ نئی حکومت بھی ریڈیو اور ٹی وی کو حقیقی خود مختار ادارہ بنانے کے بارے میں آرڈیننس کو قانون کی شکل دے گی-

○ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے ساتھ مخلوط حکومت بنانے سے بہتر ہے کہ ہم اپوزیشن میں بیٹھیں- انہوں نے کہا کہ اگر پیپلز پارٹی مرکز میں حکومت بنانے کی کوشش میں ہے تو مسلم لیگ اس سے بہتر پوزیشن میں ہے-

○ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ الیکشن کو انجینئرڈ قرار دینے والے حقائق سے فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ پوری دنیا کے میڈیا نے انتخابات کا عمل اپنی آنکھوں سے دیکھا عوام کو بھی ساری صورت حال کا علم ہے- ففٹی ففٹی فارمولے کا مجھے کوئی علم نہیں-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مخلصانہ کوششوں سے پاک بھارت تناؤ کم کیا جا سکتا ہے- بھارتی رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ ہٹ دھرمی چھوڑ دیں-

○ پیپلز پارٹی نے سید عبداللہ شاہ کو سندھ کا وزیر اعلیٰ نامزد کر دیا ہے- ان کی نامزدگی مخدوم امین فہیم اور سید قائم علی شاہ کی مشترکہ حمایت سے عمل میں آئی ہے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے خلاف فوجداری کیسز واپس نہیں لئے جائیں گے-

یوسف رضا گیلانی
قومی اسمبلی کے سپیکر
منتخب ہو گئے

اسلام آباد=۱۷- اکتوبر- نو منتخب قومی اسمبلی نے پیپلز پارٹی کے مسٹر یوسف رضا گیلانی کو قومی اسمبلی کا نیا سپیکر منتخب کر لیا ہے- ان کو ۱۰۶ ووٹ ملے- جبکہ ان کے مدمقابل سابق سپیکر قومی اسمبلی مسٹر گوہر ایوب کو ۹۰ ووٹ ملے-

○ میاں شہباز شریف نے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں پنجاب اسمبلی میں ۱۲۸- اراکین کی حمایت حاصل ہو چکی ہے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پنجاب میں جونیجو گروپ کے امیدوار کو وزیر اعلیٰ منتخب کیا جائے گا- جونیجو گروپ کے بارے میں خیال ہے کہ منظور احمد وٹو ان کے امیدوار ہونگے-

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ اسمبلیوں اور سینٹ کے ضمنی انتخاب نومبر کے پہلے پندرھواڑے میں ہونگے-

○ پیپلز پارٹی کے علماء نے کہا ہے کہ عورت کی حکمرانی کے خلاف فتویٰ آئین سے بغاوت ہے-

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی عزیزہ شازیہ ظفر کا نام بدل کر شازیہ راشد رکھ لیا ہے- براہ کرم اب اسے شازیہ راشد کے نام سے لکھا اور پکارا جائے-

چوہدری ظفراللہ والد شازیہ راشد
چک نمبر ۹ پنیار- تحصیل بھلوال
ضلع سرگودھا

حنیف ہومیو کلینک
۸۴- بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن- لاہور
موسم گرما کے اوقات کار :-
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک شام سے ۶ بجے سے ۸ بجے تک ہر جمعہ کو ناغہ ہو گا-
ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

بھٹہ خشت چالو حالت میں برائے فروخت
وافر میٹھی پانی کے نئے ٹیوب ویل لگا ہوا- واقع ساہیوال روڈ (دستی والا) ربوہ-
بھٹہ خشت کے کاروبار میں دلچسپی رکھنے والے حضرات رابطہ کریں- رابطہ
نصیب انور دارالنصر غربی ربوہ
فون ۲۱۱۳۸۹-۵۲۴

ایک نادر موقعہ
نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب
کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ گورنمنٹ سے منظور شدہ
میں (۵، ۱۰، ۱۵ مرلہ) آسان اقساط پر چند پلاٹس برائے فروخت رہ گئے ہیں- پہلے آئیں پہلے پائیں کی بنیاد پر بکنگ جاری ہے
خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز ۳- بلال مارکیٹ ربوہ
فون گھر ۴۱۴، ۲۱۱۸۴۲

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات خالی شیشیاں کے علاوہ اور ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں-
شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں-
کیور- سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون اہلی 771 کلینک 606

ہر سائز کے معیاری ڈش انٹینا
ہم مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈش انٹینا تیار کرتے اور احباب جماعت کی خدمت میں مناسب قیمت میں پیش کرتے ہیں-
مختلف شہروں میں ڈیلرز درکار ہیں
ٹی وی پوائنٹ
کوتوالی روڈ فیصل آباد
فون نمبر ۳۰۸۰۶ فیکس : ۶۱۰۱۷۸

ڈش انٹینا میں بھاری گیج کا میٹریل استعمال کرنے کی وجہ سے ہمارے بنے ہوئے ڈش نہایت مضبوط اور بہترین رزلٹ دیتے ہیں تمام سیٹلائٹ کیلئے موزوں-
آپ کے جانے پہچانے آزمودہ خدمت گار
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون دفتر ۲۱۱۲۷۴ گھر ۴۸۷

ہر قسم کے فریج- ڈیپ فریزر- ایئر کنڈیشنر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں-
نیشنل الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور
جودھامل بلڈنگ- لاہور
فون : ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰
نور کاجل فی شیشی -/۵
نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس -/۶۲۵
زد جامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰
اکسیر معدہ -/۸، -/۱۵، -/۳۰
قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰
حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار- ربوہ